تکنیکی کمیٹی برائے آبی وسائل کی سفارشات کے اہم نکات

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، اور اس میں آبپاشی کے لئے دنیا کا سب سے بڑا مربوط آبپاشی کا نظام موجود ہے۔ اس کی ۶۴ فیصد آبادی کا تعلق دیہی علاقے سے ہے، اور ۷۵ فیصد آبادی زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے، مجموعی ملکی پیداوار کے ۲۳ فیصد حصے کا تعلق زرعی شعبہ سے ہے۔ تاہم فی کس پانی کی دستیابی جو 1951 میں 5650 مکعب میٹر تھی کم ہو کر 1200 مکعب میٹر رہ گئی ہے اور ایک اندازے کے مطابق 2010ء تک یہ دستیابی کم ہو کر 1000 مکعب میٹر رہ جائے گی۔ جس سے سنگین صورت حال پیدا ہوگی اور ضروری ہے کہ پانی کے استعمال میں احتیاط برتی جائی اور پانی کو احسن طریقے سے استعمال کیا جائے۔

۲۔ 1960ء میں بھارت کے ساتھ طے پانے والے سندھ طاس معاہدے کے بعد پاکستان کا زیادہ تر انحصار مغربی دریاؤں یعنی سندھ۔ جہلم۔ اور چناب پر ہے۔ ان دریاؤں میں موسمی کمی بیشی کے علاوہ مختلف برسوں میں بہاؤ کی صورت حال میں فرق نظر آیا ہے۔ پانی کی یہ مقدار 186 ملین ایکڑ فٹ سے 97 ملین ایکڑ فٹ ریکارڈ کی گئی۔ کیونکہ اس بہاؤ کا ۸۴ فیصد حصہ خریف کے دنوں میں میسر آتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس فاضل پانی کو اس وقت کے لئے محفوظ کرلیا جائے جب پانی کم دستیاب ہوتا ہے۔ اس وقت ملک میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش دستیاب آبی وسائل کا ۹ فی صد ہے۔ جبکہ عالمی سطح پر یہ تناسب ۴۰ فیصد ہے۔

۳۔ سفارشات کے اہم نکات اور حکومت کی طرف سے قائم کردہ آبی وسائل سے متعلق تکنیکی کمیٹی کی رائے درج ذیل ہے۔

(۱) 1991ء کے پانی کی تقسیم کا معاہدہ پر اسکی اصل روح کے مطابق عملدرآمد کیا جانا چاہئے۔

(۲) اس بات سے اتفاق کیا گیا کہ 1976ء سے 2003ء تک سالانہ اوسطاً 35.2 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں بہہ چکا ہے۔ جسے آئندہ آبی ذخائر اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔

(۳) نئے آبی ذخائر کی فوری تعمیر کے بارے میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔

(۴) کوٹڑی سے نیچے پانی کے بہاؤ سے متعلق جائزوں پر مکمل اطمینان پایا جاتا ہے۔

(۵) تمام ارکان اس بات سے متفق ہیں کہ کالاباغ اور بھاشا ڈیم تعمیر کئے جاسکتے ہیں ۔تاہم ایک فاضل ممبر کی رائے کے مطابق ان ڈیموں سے کوئی نہر نہ نکالی جائے ۔چیئر مین کی رائے ہے کہ دونوں میں سے ایک ڈیم ،جس کی قابل عمل جائزہ رپورٹ موجود ہے،شروع کیا جاسکتا ہے اور اس سلسلے میں بھاشا ڈیم کو کالا باغ ڈیم پر ترجیح دینی چاہئے۔

(۶) تمام ممبران کمیٹی کو پانی کی تقسیم سے متعلق ارسا کے موجودہ طریقہ کار پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تاہم چیئر مین کمیٹی کا خیال ہے کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کو آبی ذخائر سے پانی کی فراہمی کے سلسلے میں کمی سے مستثنٰی قرار دینا معاہدہ کی خلاف ورزی ہے ۔اس پر ارسا کا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ دونوں صوبے وافر پانی موجود ہونے کے باوجود اپنا مقررہ حصہ استعمال نہیں کر پاتے۔لہٰذا اپیراتین کے تحت لچک پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس بارے ارسا ایکٹ کے مطابق اپنا اکثریتی فیصلہ پہلے ہی دے چکی ہے۔

(۷) کمیٹی کے سات ارکان نے منگلا ڈیم کو بھرنے اور رابطہ انہار کو چلانے سے متعلق ارسا کی سفارشات پر اطمینان کا اظہار کیا۔کیونکہ ایکٹ کے تحت ارسا ایک بااختیار ادارہ ہے۔کمیٹی کے چیئر مین اور ایک ممبر نے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور اس بات کی ضرورت پر زور دیا ہے کہ اس بارے میں قانونی ضمانتیں دی جائیں اور یقین دہانی کرائی جائے کہ اس طریقہ کار پر مؤثر انداز میں عملدرآمد کیا جائے گا۔ارسا نے کہا ہے کہ نہروں کو پانی کی دستیابی کا دارومدار دریاؤں میں پانی کی موجودگی اور پانی کے معاہدے کے مطابق اس کی منصفانہ تقسیم پر ہے۔